اَمرُود

بیماریوں سے پاک
نرسری اگانے کے جدید طریقے

ڈاکٹر محمد عثمان
ڈاکٹر بلقیس فاطمہ
مونس حسین
قمر الزمان

انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز

دفتر جامعہ کتب رسائل وجرائد،
جامعہ زرعیہ فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books & Magazines (OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Khalid Saleem Khan, Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price: Rs. 15/-

امـــرُود

بیماریوں سے پاک نرسری اگانے کے جدید طریقے

پھلوں کی پیداوار میں پاکستان کو دنیا میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ پاکستان امرود کی پیداوار میں دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے اور امرود ایک وسیع وعریض رقبہ پر کاشت کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل محرکات امرود کی بڑے پیمانے پر کاشت کا باعث ہیں۔

i- امرود ذائقہ اور غذائی اجزاء میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

ii- امرود میں انسانی جسم کو بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بخشنے والا وٹامن سی ترشاوہ پھلوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

iii- امرود کی فصل کم لاگت کے باوجود مناسب مقدار میں پیداوار فراہم کرتی ہے۔

iv- امرود سال میں دو مرتبہ پھل پیدا کرتا ہے نیز اسکی سدابہار اقسام سال میں 8 سے 9 ماہ پھل دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے کسانوں کی معاشی اور عوام کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں یہ پھل ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔

v- امرود کے پودے ایسے ناموافق ماحول میں بھی اگ سکتے ہیں جس میں کسی دوسرے پھل کا اگاؤ اور بڑھوتری ممکن نہیں مثلاً کلر اور نمکیات والی زمین وغیرہ۔

vi- امرود ماحولیاتی درجہ حرارت میں غیر معمولی تبدیلیوں کو بھی برداشت کرسکتا ہے ان وجوہات کی بناپر امرود کو غریب کا پھل بھی کہا جاتا ہے۔

پاکستان میں امرود پیداوار کے لحاظ سے تیسرا بڑا پھل ہے مگر اسکی فی ایکڑ پیداوار دنیا کے دیگر بڑے پیداواری ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے امرود کی بہترین پیداواری صلاحیت کو متاثر اور پیداوار میں کمی کے باعث چند اہم عوامل درج ذیل ہیں۔

i- غیر صحت مند پنیری یا تخم کا استعمال

ii- کاشت کے فرسودہ طریقے

iii- زمین کی نامناسب زرخیزی اور نامیاتی مادوں کی کمی

iv- بیماریوں اور حشرات کا نامناسب تدارک مثلاً پھل کی مکھی اور امرود کا سکھاؤ (Guava Decline / Wilt)

v- امرود کے کاشت کاروں کی طرف حکومت کی عدم توجہی

vi- جدید دور کے تقاضوں کے مطابق تحقیق کا فقدان

1- کسی بھی فصل کی اچھی کاشت کے لیے اچھے اور صحت مند بیج کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ پھلوں کی کاشت کے فرسودہ طریقوں میں اس امر کو نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم بیماری زدہ، کمزور، کم اگاؤ والے اور غیر صحت مند بیج کا انتخاب ایک کمزور نرسری کو جنم دیتا ہے۔ کاشت کے لیے بیج پر انحصار کیا جاتا ہے۔ عام طور پر امرود کی نرسری / پنیری حاصل کرنے کے لیے جو بیج حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کا ذریعہ گندے اور گلے سڑے پھل ہوتے ہیں۔ پھل کی اس خرابی کے باعث

پھپھوندی کے زرد دانے بیج کے ساتھ ہی زمین میں چلے جاتے ہیں اور پودے کو شروع سے ہی کمزور ماحول میسر آتا ہے۔ پھپھوندی زمین میں اپنی جگہ بنالیتی ہے۔اور اس زمین پر اگنے والے تمام پودوں کی جڑوں کا حصہ بن جاتی ہے، یہی وہ عوامل ہیں جو پودے کو پنیر کی سطح پر ہی بیماری زدہ کرتے ہیں۔اور بعدازاں امرود کا سوکھا پن اور پیداوار میں کمی کے نقصانات نمودار ہوتے ہیں۔

2- غیر صحت مند پنیری کا استعمال

پنجاب میں امرود کی کاشت کے لیے ضلع شیخوپورہ کی تحصیل شرقپور شریف اپنا ثانی نہیں رکھتی جہاں امرود کی اعلی اور ترقی دادہ اقسام کو استعمال کرتے ہوئے بہترین پیداوار حاصل کی جارہی ہے۔پچھلی دو دہائیوں کے دوران اس علاقہ میں امرود کا سوکھاؤ (Guava Decline) ایک المیہ بن کر سامنے آیا ہے جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر لگے باغات تلف کیے جا چکے ہیں۔ نیز کسانوں کی معاشی حالت بھی بگڑتی جارہی ہے۔شرقپور شریف میں خصوصا اور پنجاب میں امرود کے اہم پیداواری علاقوں میں مجموعی طور پر بیماری بہت زیادہ دیکھنے میں آئی ہے اسی بیماریوں والے پھل اور بیج سے اسی بیماری زدہ زمین میں نرسری اگائی جاتی ہے اور کسانوں کو فروخت کردی جاتی ہے۔ لاعلمی کے باعث اس طریقہ سے زمینی بیماریاں پورے پنجاب میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں اور کسان باغات کاٹنے پر مجبور ہیں۔

3- زمین کی نامناسب زرخیزی

امرود ایک ایسا پھل ہے جس کو غیر موزوں زمین میں بھی اگایا جا سکتا ہے۔تاہم مستقل بنیادوں پر غیر موزوں اور غیر زرخیز زمین پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ پنجاب میں امرود کی کاشت صنعتی علاقوں میں کی جاتی ہے۔ جہاں آبپاشی کے لیے زیر زمین پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو پودوں کی جڑوں کے لیے نقصان دہ اور زمین میں موجود بھاری دھاتوں کی مقدار کو بڑھا دیتا ہے جو پودے کے لیے نامناسب ماحول پیدا کرتی ہیں۔قدرتی طور پر ان علاقوں میں نامیاتی مادوں کی کمی ہے۔ جہاں امرود کی فصل بکثرت اگائی جاتی۔ان تمام عوامل کی وجہ سے پودے کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ جسے دیکھتے ہوئے کسان مناسب کھادوں کا استعمال کرتے ہیں۔وقتی طور پر تو یہ سود مند ہوتا ہے مگر مستقبل میں اس کے نتائج خطرناک ہو سکتے ہیں۔

4- جدید دور کے مطابق تحقیق کا فقدان

اس امر کی ضرورت ہے کہ امرود کی قلم کاری کے طریقوں ہر تحقیق کی جائے اور امرود کی ٹشو کلچر نرسری پیدا کی جائے تاکہ امرود کی اعلی نسلوں کو بڑھایا اور پھیلا جا سکے۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ باغات نے انہی ضروریات کے پیش نظر پروگرام شروع کیے ہیں جو جلد ہی کسانوں کے لیے پودے مہیا کرنے شروع کردیں گے۔

امرود کی صحت مند نرسری اگانے کے سنہری اصول

i- نرسری کے بیج کے حصول کے لیے صحت مند اور بیماریوں سے پاک اچھی نسل کے پھل کا انتخاب کریں اور پھل کے گلنے سڑنے کا انتظار کیے بغیر اس میں سے بیج نکال کر صاف پانی سے اچھی طرح دھولیں۔

ii- کیونکہ امرود کے بیج کا بیرونی خول انتہائی سخت ہوتا ہے جو کہ اس کے اگاؤ کو کم کرتا ہے بیج کے اگاؤ کو بڑھانے کے لیے سلفیورک ایسڈ (گندھک کا تیزاب)/ ہائیڈروکلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) کا انتہائی احتیاط سے 10% محلول صاف پانی میں بنالیں اور اس میں بیج کو اچھی طرح 10 سے 12 گھنٹے کے لیے بھگودیں اور وقفے وقفے سے ہلاتے رہیں۔اس مل سے نہ صرف بیج کے اگاؤ میں 80% تک اضافہ ہوگا بلکہ بیج بیماریوں سے بھی پاک ہو جائے گا۔مزید

احتیاط کے پیشِ نظر بیج کو پھپھوندی کش ادویات لگا کر یا کمرشل بلیچ میں 20 سے 30 منٹ بھگو کر اُگایا جاسکتا ہے۔

iii- بیج کے بہتر شرحِ اگاؤ کے لیے ریت کا استعمال زیادہ بہتر ہے اگر مٹی میں بھی لگانا چاہیں تو اس میں 50% تک ریت کا استعمال کریں۔

iv- زمین میں مختلف بیماریوں کے جراثیم ہوتے ہیں اس لیے مٹی کو بیماری سے پاک کریں اور اس کو پلاسٹک کے تھیلوں میں بھر کر اس میں نرسری اگائیں۔مٹی کو بیماریوں سے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔جن کا مختصر احوال درج ذیل ہے۔

۱۔ سورج کی شعاعوں اور حرارت سے مٹی کو بیماریوں سے پاک کیا جاسکتا ہے یہ طریقہ سستا اور کیمیائی مادوں سے پاک ہے مگر یہ صرف گرمیوں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ نیلا تھوتھا اور فارمالین کو مٹی میں جراثیم کش کس کے طور پر استعمالی کیا جاتا ہے۔مٹی کے ڈھیر میں گہری گوڈی کے بعد فارمالین کا محلول بحساب 30% ملا کر مٹی کو پلاسٹک کے ساتھ 3 سے 4 روز کے لیے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔اس عمل میں فارملین کے دُخان بنتے ہیں جس سے مٹی میں موجود جراثیم تلف ہوجاتے ہیں۔

۳۔ یقینی طور پر مٹی کو بیماریوں سیے پاک کرنے کے لیے بھاپ استعمال کی جاتی ہے یہ بھاپ خاص درجہ حرارت تک مخصوص پریشر پر مٹی میں سے ایک خاص وقت کے لیے گزاری جاتی ہے جس سے مٹی بیماریوں کے جراثیموں سے پاک ہوجاتی ہے۔اس مٹی کو (جو کی مختلف قسم کے میڈیا سے مل

کر بنی ہے) تھیلوں میں بھر کر اس میں ریت میں اگائی گئی نرسری کو شفٹ کی جاتا ہے یہ مٹی چونکہ بیماریوں سے پاک ہوتی ہے اس لیے اس عمل سے اگائے جانے والے پودوں کی صحت بہت بہتر ہوتی ہے اور نرسری سے بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکتی ہے۔زرعی یونیورسٹی کے شعبہ اثمار و سبزیات نے پنجاب میں اپنی نوعیت کا پہلا بھاپ پیدا کرنے والا جنریٹر لگایا ہے امرود اور ترشاوہ پھلوں کی نرسری کے لیے مٹی کو بیماریوں سے پاک کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے اور امرود کی اعلیٰ اقسام کی بیماریوں سے پاک نرسری تیار کی جا رہی ہے مستقبل میں اس نرسری کے استعمال سے امرود کی نرسری کے ذریعے زمینی بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔